تحریک عاشورا کے مقاصد امام خمینی (رح) کی نظر میں

ذاکر صالح غلام رضا

آج جو کچھ ہمارے اسلامی معاشرہ کے لئے روشن ہے یہ ہے کہ امام حسینؑ عاشورا کی تحریک اور قیام کے لئے اپنے پاکیزہ اہداف و مقاصد کے لئے عظیم رہبر ہیں کہ آپ نے اپنے مقصد کو بھی معین فرمایا اور اپنی پاکیزہ تحریک کے اہداف کا بھی اعلان کیا ہے۔ رسول اللہؐ کی سنت کا احیاء اصلاح امت، امر بہ معروف اور نہی از منکر۔۔۔۔

یہ مختلف حصوں کی اجزا ایک پیکر کی تشکیل دیتے ہیں کہ وہی "عمل صالح سیاسی" ہے جو فریضہ الٰہی کے انجام دینے کے ارادہ سے ظاہر ہوا ہے۔

اصولی طور پر عاشورا کی تحریک کا بامقصد اور پروگرام کے تحت ہونا ہم شیعوں کے لئے ایک کلامی عقیدہ ہے؛ کیونکہ امام معصومؑ سے (العیاذ باللہ) لغو کام کی امید نہیں کی جاسکتی۔ لیکن یہ سوال یہاں پر ہے کہ یہ مسئلہ ایک اسلامی مسلم ثبوت اور روشن نظریہ ہے پھر امام خمینیؒ نے کس دلیل سے متعدد مقامات پر اس کی یاد دہانی اور اس کی تاکید کرنے میں اہتمام کیا ہے؟ آپ امام حسینؑ سے متعلق اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں: آپ جانتے تھے کہ کیا کریں، کہاں جارہے ہیں اور آپ کا مقصد کیا ہے؟[1]

اسلام کے عظیم الشان رہبر کی عاشورا کی تحریک کے بامقصد ہونے پر تاکید اور اس اصل کا ایک اساسی مفروضہ کے عنوان سے قرار دینا مندرجہ ذیل دلیلوں سے ہو سکتا ہے:

۱۔ کج فہمی اور بعض مستشرقین کی خود غرضی ہے کہ انہوں نے عرب کی ایک قومی رقابتوں کی حدود میں عاشورا کی تحریک ایک فوجی عنوان سے اس کی قیمت لگائی ہے یا اس کو ایک حادثہ جانا ہے کہ اس ماجرہ جوئی کا خصلاصہ بے حساب و کتاب کا وعدہ ہے۔ واضح ہے کہ مغربی اسلامی معاشرہ میں مستشرقین کے وسیع آثار کا عکس العمل اور ترجمہ کی روشنی میں یہ نظریہ عاشورا کی تحریک کی تحلیل میں مسلمانوں کے افکار کے منحرف ہونے خصوصاً تعلیم یافتہ اور روشن فکر طبقہ کے افکار کے منحرف ہونے میں کس حد تک موثر ہو سکتی ہے اور اس پاکیزہ قیام کے طولانی مدت اور ظریف مقاصد کو اقوام و ملل کی نظروں سے کس قدر دور

---

[1] ۔ صحیفہ امام، ج۱۷، ص ۵۴۔

کردے گی۔

۲۔اسلامی معاشرہ کے اندر عاشورا کے قیام کے اصلی مقاصد کے بیان میں اس کو پوشیدہ کرنا اس سے متعلق ہو اندھیرے میں تیر چلانا اور کتمان کرنا امام خمینیؒ کی تحریک کے اوج تک اصولی طور پر امام حسین کی تحریک کو مٹانے کے لئے تھا۔

۳۔ واقعہ عاشورا سے متعلق مفاہیم کا (مفاہیم واسطہ) کے عنوان سے استعمال کرنا اسلامی انقلاب کی وضاحت کے لئے عاشورا کی تحریک کے اساسی مقاصد کی وضاحت ایک ایسا رابطہ تھا جو عمومی طور پر دینی اور انقلابی مفہوم کو ایک دوسرے سے متصل کر دیتا ہے۔امام حسینؑ کے عاشورائی انقلاب اور اس پاکیزہ تحریک کے مقاصد کے بارے میں بہت زیادہ اقوال ہیں اور آخری برسوں میں اس موضوع سے متعلق مناقشہ اور نزاع بھی ہوا ہے۔

امام خمینیؒ کے بیانات میں بھی ایسے موارد ملتے ہیں کہ اگر ان کی طرف دقت نظر سے کام نہ لیا جائے تو ان بیانات کے درمیان ظاہری تناقض ذہن میں آتا ہے مثال کے طور پر کچھ مقامات پر امام خمینیؒ تشریح کرتے ہیں کہ امام حسینؑ حکومت اسلامی قائم کرنا چاہتے تھے[1] اور دیگر مقامات پر فرماتے ہیں ۔امام حسین یزید کی سلطنت سے معزول نہ ہونے کا اطمنان رکھتے تھے[2] یہاں تک کہ آپ ایک جگہ پر فرماتے ہیں "سیدالشہدا" کو اسلام کے لئے شہید کرایا ہے[3]، تعارض برطرف کرنے کے لئے امام کا کوشش نہ کرنا اس وجہ سے کہ قیام کے حدود میں ان کی نظر میں کوئی تعارض محسوس نہیں ہوا ہے۔

مقالہ نگار کی نظر میں عاشورا کے قیام کے مقاصد کا سمجھنا "سلسلہ مراتب اہداف" کی یقین کی راہ کی سوا ممکن نہیں ہے۔اور قیام کے لئے "اہداف کے نٹ ورک کی منظر کشی اس سلسلہ میں بہت ساری مناقشوں کا خاتمہ کر سکتی ہے" دلچسپ یہاں پر ہے کہ

---

[1]۔ صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۱۹۰ اور ج ۱، ص ۱۷۴۔

[2]۔ وہی، ج ۳، ص ۱۸۲- ۱۸۳۔

[3]۔ وہی، ج ۸، ص ۷۴۔

امام خمینیؒ کے بیانات میں مقالہ نگار کی تحقیق و جستجو اس نیٹ ورک کی مندرجہ ذیل صورتوں میں منظر کشی کی جا سکتی ہے:

الف۔ مختصر مدت اور فوری ہدف: نہی از منکر اور اس سلسلہ میں فریضہ الٰہی کی انجام دہی ۔

ب۔ درمیانی مدت ہدف: بنی امیہ کے ظلم کی بساط کو لپیٹ دینا اور انہیں رسوا کرنا۔

ج۔ طولانی مدت ہدف: مستقبل میں اسلامی حکومت تاسیس کرنا۔

د۔ ہدف نمائی: اسلام کی حفاظت اور حق و عدل کا آخری قیام۔

الف۔ مختصر اور فوری مقصد:

اس سلسلہ میں امام خمینیؒ امر بالمعروف و نہی از منکر اور فریضہ شرعی کی آدائیگی کا ذکر کرتے ہیں "یہ جو حضرت امام حسینؑ نے تحریک چلائی اور قیام کیا اور اتنے سارے دشمنوں کے مقابلہ میں اتنی قلیل تعداد کے ساتھ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے فرمایا ہے میرا فریضہ ہے کہ میں اس کا انکار کروں اور نہی از منکر پر عمل کروں[1]۔ " سید الشہدا " نے اپنی پوری زندگی اس مقصد میں صرف کر دی کہ امر بالمعروف اور نیکی وجود میں آئے اور برائیوں کا خاتمہ ہو[2] "آپ نے اپنا فریضہ سمجھا کہ آپ اس طاقت سے مقابلہ کریں اور شہید ہو جائیں تاکہ یہ حالات بدل جائیں... "[3] جیسا کہ ہم لوگ جانتے کہ شریعت قدس اسلام میں امر بالمعروف اور نہی از منکر کا مسئلہ اس طرح کا نہیں ہے کہ کسی اور موقوع اور فرصت پر اسے ٹال دیا جائے لہٰذا اس ہدف کو مختصر مدت اور فوری کے عنوان سے سمجھتے ہیں۔ ہم یاد دہانی کراتے ہیں کہ نہی از منکر کا مسئلہ اپنے ظروف اور خاص شرائط کی اقتضاء سے دو شکل میں عملی آتا ہے:

الف۔ چنانچہ اسلامی قوانین ہوں لیکن حاکم اخلاقی یا اعتقادی فسق و فجور میں گرفتار ہو تو اس صورت میں زبانی نہی از منکر اور اصلاح کرنے وغیرہ کا اقدام کرنا چاہیئے۔

ب۔ چنانچہ حکومت کے قوانین بھی کسی طرح اسلام سے عدول کر جائیں (جیسا کہ یزید کے دور میں اس کا اتفاق ہوا) اور حاکم بھی فاسق ہو تو اس صورت میں نہی از منکر " جہاد اور اس ظالم و جابر حکومت کے خلاف قیام کی شکل اور قالب میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

اس مرحلہ میں بھی اہم شرعی فریضہ اور دینی ذمہ داری کی ادائیگی ہے خواہ نتیجہ فوری اخذ ہو یا نہ ہو اور امام خمینیؒ کی تعبیر میں

---

[1]۔ وہی، ج ۱۴، ص ۱۵۔

[2]۔ وہی، ج ۲۰، ص ۱۹۰۔

[3]۔ وہی، ج ۴، ص ۱۵

اگرچہ امر و نہی کرنے والے قتل کر دیئے جائیں یہاں پر جہاد کا مقصد شہادت اور قتل ہونا نہیں ہے بلکہ مقصد نہی از منکر اور فرمان الٰہی کا اجرا ہے۔امام خمینیؒ فرماتے ہیں: امام حسینؑ نے قیام کیا یزید کے خلاف اور شاید اسی طرح تھا بھی کہ اس بات کا اطمنان تھا کہ یزید کو سلطنت سے معزول کرنے میں کامیاب نہ ہوں۔اس کے باوجود اس معنی کے لئے کہ ایک ظالم حکومت کے خلاف قیام کریں چاہئے قتل ہی کر دیئے جائیں اور آپ نے اصحاب وانصار کی قربانی دی اور قتل کیا اور خود بھی شہید ہوگئے[1]۔

ب۔ درمیانی مدت مقاصد:

اس سلسلہ میں امام خمینیؒ کے بیانات کا وہ حصہ کہ واقعہ عاشورا کے بعد بنی امیہ کی بساط کو لپیٹ دیا جانا اور اس منحوس سلسلہ کی خلاف ورزیوں، بدعتوں اور حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے کے آثار کو مٹانا عاشورا کے قیام درمیانی مدت مقاصد میں شمار کیا جا سکتا ہے امام خمینیؒ فرماتے ہیں: "سید الشہدا" نے جو یہ قربانی دی، ایثار کیا اس کے علاوہ ان لوگوں کو ناکامی اور شکست سے دوچار کریں کچھ ہی دن بعد لوگ متوجہ ہوگئے کہ کس مصیبت وارد کی گئی ہے اور کیسا دھوکہ دیا گیا ہے اور یہی مصیبت بنوامیہ کے حالات کو بدلنے کا سبب بنی[2]۔ دوسری تقریر میں بنوامیہ کی رسوائی اور تحقیر کی حضرت زینبؑ اور حضرت امام سجادؑ کے توسط سے تفصیل کے ساتھ وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے: آج کا اسلامی انقلال اس جہاد اور پیغام رسانی کا مرہون منت ہے اور اس کے بعد فرماتے ہیں ہمیں مقابلہ کرنے کی کیفیت عاشورا سے سیکھنی چاہئے[3]۔

اور ایک دوسری جگہ پر فرماتے ہیں: "سید الشہدا" نے اپنا فریضہ سمجھا کہ جائیں اور جا کر شہید ہو جائیں اور معاویہ اور اس کے فاسق و فاجر بیٹے یزید کے آثار اور بدعتوں کو مٹا دیں"[4]۔

ج۔ طولانی مدت مقاصد:

امام خمینیؒ نے دو مقامات پر اسلامی حکومت کی تاسیس کے مسئلہ کو قیام عاشورا کے سلسلہ میں آگے بڑھایا ہے کہ انہی کو بعینہٖ ذکر کر رہے ہیں... آپ اس بات کی طرف متوجہ تھے کہ ہم کیا کر رہے ہیں آئے تھے کہ حکومت بھی اپنے میں لے لیں اور

---

[1]۔ وہی، ج ۳، ۱۸۲-۱۸۳۔

[2]۔ وہی، ج ۱۷، ۵۸-

[3]۔ وہی، ج ۸، ص ۱۲۔

[4]۔ وہی، ج ۲، ص ۱۹۰۔

بالکل اسی معنی کے لئے آئے تھے اور یہ ایک فخر ہے "[1]۔

"آپ نے مسلم بن عقیل کو بھیجا تاکہ لوگوں کو بیعت کی دعوت دیں تاکہ اسلامی حکومت تشکیل دے سکیں "[2]۔

یہ جملے ممکن ہے جب ابتدا میں جب امام کے شہادت کے علم کے مسئلہ کے ساتھ رکھا جائے تو قاری کے ذہن کو تشویق میں ڈال دے ، لیکن امام خمینیؒ رح نے ایک دوسرے بیان میں اس مشکل کو حل کر دیا ہے اور آپ کے بیان کا مضمون یہ ہے کہ سیدالشہداءؑ کی فکر و عمل میں ایک اسلامی حکومت کی تجویز ایک طولانی مدت اور آئندہ کے لئے تھی: آنحضرت مسلمانوں اور اسلام کی فکر میں تھے اور اسلام مستقل میں پاکیزہ جہاد اور قربانی کے نتیجہ میں انسانوں کے درمیان رائج اور عام ہو اور اس کا سیاسی اور اجتماعی نظام معاشرہ میں برقرار ہو اس لیے اپنے یزید کی مخالفت کی مقابلہ کیا اور ایثار و قربانی پیش کی۔

امام خمینیؒ رح کی اس تعبیر سے واضح ہو جاتا ہے کہ سیدالشہداء امام حسینؑ کو فوری فوجی کامیابی اور اسی زمانہ میں اسلامی حکومت تاسیس کرنے کی امید نہیں تھی لیکن یہ اس سلسلہ میں امام کے سرگرمی نہ دکھانے اور لوگوں کو امادہ کرنے اور کوشش و تلاش کرنے میں اسلامی حکومت کے پروجیکٹ میں نہیں ہے۔

امام حسینؑ جانتے تھے کہ نصف صدی کے اثار مٹانا جو پیغمبر کی رحلت کے بعد سے آپؐ کی شہادت تک ظاہر ہوئے تھے اور معاویہ و یزید کے دور میں جاہلی اخلاق اور ثقافت ، لاپرواہی ، بے جا تعصب اور اشراف گری کی حد کو پہونچ گئے تھے ان کا مٹانا صرف اور صرف ایک شدید جھٹکے ہی سے ممکن تھا یعنی خونین انقلاب جو اپنے پیغامات سے کچھ مدت بعد معاشرہ میں فکری اور اجتماعی انقلاب کی راہ ہموار کر سکے اور آخر کار یہ انقلاب ایک اسلامی حکومت کو وجود میں لانے کی رہنمائی کرے۔

امام خمینیؒ کی نظر میں ایران کے اسلامی انقلاب کی کامیابی اسی طولانی مدت مقصد کے تحقق کی مصداق ہے

د- ہدف نمائی

امام خمینیؒ نے تحفظ اسلام [3]، خدا کے لئے قیام [4]، اقامہ نماز [5]، رضایت الٰہی [6] اور حق اور عدل کا قیام [7] جیسے موارد کو قیام عاشورا کے اہداف کا عنوان دیا۔ یہ موارد در حقیقت قیام کے اہداف نمائی میں اور اسلامی حکومت کی تاسیس طولانی مدت اہداف اخری مقصد

---

[1]۔ وہی، ج ۲، ص ۱۷۴۔

[2]۔ ولایت فقیہ، ص ۱۶۱۔

[3]۔ وہی، ج ۱۵، ص ۵۵۔

[4]۔ وہی، ج ۱۷، ص ۲۳۹۔

[5]۔ صحیفہ نور، ج ۱۲، ص ۱۴۷

[6]۔ وہی، ج ۱۹ اف ص ۱۳۔

[7]۔ وہی، ج ۵، ص ۱۶۔

تک پہونچنے کی خاطر ہیں اور اس کے مقابلہ میں وسیلہ اور آخر کی تلاش کرتا ہے ۔ شیعہ سیاسی ثقافت میں حکومت کا مقصد نمائی مرکزی کردار رکھتا ہے اور اسی لحاظ سے امام خمینیؒ رح نے عاشورا کے سیاسی فلسفہ کو شفاف کرنے کی راہ میں اس مرکزی کردار سے غافل نہیں رہے ہیں۔